دلاور فگار

(1929ء تا 1998ء)

اونٹ کی شادی

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو مزاح سے روشناس کروانا۔
- کسی موضوع سے مزاح کے پہلو نکالنے کے بارے میں آگاہ کرنا۔
- مختلف قسم کے محاورات کو شعروں میں سمونا۔
- تمثیلی انداز سے طلبہ کو متعارف کروانا۔
- دلاور فگار کے فن کے بارے میں آگاہ کرنا۔
- دلاور فگار کے حالاتِ زندگی سے آگاہ کرنا۔

شاعر کے حالاتِ زندگی

دلاور فگار 8 جولائی 1929ء کو بدایوں میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نے ان کا نام دلاور حسین تجویز کیا۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم بدایوں میں حاصل کی۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے آگرہ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ 1969ء میں پاکستان آ گئے۔ 1975ء میں ان کی تعیناتی بطور صدر شعبہ اُردو ہارون کالج کراچی میں ہوگئی۔ دلاور حسین نے غزل گوئی سے اپنی ادبی زندگی کا آغاز کیا۔ ابتدا میں انھوں نے دلاور حسین شباب کے قلمی نام سے لکھنا شروع کیا لیکن بعد میں انھوں نے اپنے لیے دلاور فگار کا نام زیادہ موزوں خیال کیا۔ غزل گوئی سے جلد ہی اُکتا گئے۔ یہ اکتاہٹ انھیں طنز و مزاح کی طرف لے آئی اور پھر ساری زندگی طنز یلعہ مزاحیہ نظمیں ہی لکھتے رہے۔ ان کی غزلوں کا پہلا مجموعہ "حادثات" 1954ء میں شائع ہوا جسے شائقینِ ادب نے بہت پسند کیا۔ ان کا دوسرا

www.downloadclassnotes.com

شعری مجموعہ جو مزاحیہ گیتوں، نظموں اور رباعیوں پر، مشتمل تھا ''ستم ظریفاں'' کے نام سے 1963ء میں شائع ہوا۔ ملازمت کے دوران میں بھی شاعری کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی دوران میں ان کی ایک نظم ''شاعرِ اعظم'' منظرِ عام پر آئی۔ درحقیقت یہ نظم ان کے حق میں اسم بامسمیٰ ثابت ہوئی اور یہی نظم ان کی شہرت کا اولین سنگِ میل بھی کہی جا سکتی ہے۔

تصانیف: دلاور فگار کی تصانیف میں ''آداب عرض''، ''انگلیاں فگار اپنی''، ''شامت اعمال''، ''مطلع عرض ہے''، ''خدا جھوٹ نہ بلوائے'' اور ''سنچری'' شامل ہیں۔

وفات: دلاور فگار نے 1998ء میں وفات پائی۔ انھیں کراچی میں سپردِ خاک کیا گیا۔

نوٹ: دلاور فگار کی کتاب ''مطلع عرض ہے'' کے مطابق دلاور فگار کی تاریخ پیدائش 8 جولائی 1928ء ہے۔

مرکزی خیال

شاعر نے بڑے مزاحیہ انداز میں ایک اونٹ کی شادی کا نقشہ کھینچا ہے۔ یہ ایک انہونی بات ہے مگر دلاور فگار نے اسے تمثیلی انداز میں پیش کیا ہے۔ دلاور فگار نے اونٹ سے متعلقہ محاورے شامل کر کے اپنی نظم کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ اس نظم کا مقصد محض مزاح پیدا کرنا ہی نہیں بلکہ بچوں کو محاورات سے آگاہ کرنا بھی ہے۔

خلاصہ

آج کے اخبار میں ایک انہونی خبر ہے کہ ایک اونٹ کی شادی ہو رہی ہے یعنی اب اونٹ کے گھر میں بھی بہار آئے گی، لیکن اس سے اونٹ پر ذمہ داریوں کا بوجھ بڑھ جائے گا۔ شادی کرنے سے اونٹ کی آزادی ختم ہو جائے گی۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ اب اصل میں اونٹ پہاڑ کے نیچے آیا ہے۔ مجھے جلدی سے اس بیاہ کی تصویر بھیج

www.downloadclassnotes.com

دیں تاکہ میں دیکھ سکوں کہ اس شادی کا کیا انجام ہوا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گل کھلانا	خلافِ معمول بات کرنا، فساد کرنا، آفت لانا، الزام دینا	پرچہ	کاغذ، یہاں مراد ہے اخبار
بلبلانا	اونٹ کا خوشی میں مست ہو کر بولنا	سہرا	موتیوں یا پھولوں کی لڑی جو دولھا کے ماتھے پر باندھتے ہیں
شتر	اونٹ	بے مہار	آوارہ، قابو سے باہر
پیامِ بہار	بہار کا پیغام	بنا	دولھا
خوش گوار	خوشیوں سے بھری	گھڑی	وقت، ساعت
نکیل	اونٹ کی مہار، اونٹ کے ناک کی رسّی	قیدِ آزادی	آزادی کا ختم ہونا
اونٹ پہاڑ تلے آنا	اپنے سے زیادہ زبردست سے پالا پڑنا	جھٹ پٹ	فوراً
اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے	دیکھیے معاملے کا کیا انجام ہوتا ہے	بیاہ	شادی

اشعار کی تشریح

شعر نمبر 1: نیا یہ آج کے پرچے نے گُل کھلایا ہے

www.downloadclassnotes.com

کہ سہرا باندھ کے اک اونٹ بلبلایا ہے

حل لغت

پرچہ: اخبار۔ گُل کھلانا: انہونی بات کرنا، فساد والی بات کرنا۔ سہرا: موتیوں یا ہار کی وہ لڑی جو دولھا کے ماتھے پر باندھی جاتی ہے۔ بلبلانا: اونٹ کا خوش ہو کر آوازیں نکالنا

مفہوم: آج کے اخبار میں ایک انہونی خبر ہے کہ اونٹ سہرا باندھ کے خوش ہو رہا ہے۔

تشریح: دلاور فگار بہت بڑے مزاح نگار ہیں۔ وہ لفظی اور واقعاتی دونوں قسم کے مزاح پر پوری گرفت رکھتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے واقعات کو ایسے مزاحیہ انداز سے پیش کرتے ہیں کہ پڑھنے والا مسکرائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس نظم میں انھوں نے ایک اونٹ کی شادی کا نقشہ کھینچا ہے۔ اس نظم میں لفظی اور واقعاتی دونوں قسم کا مزاح موجود ہے۔ وہ ایک اونٹ کی شادی کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آج کے اخبار میں میں نے ایک انہونی خبر پڑھی ہے۔ یہ خبر ایک اونٹ کی شادی سے متعلق ہے۔ اخبار میں لکھا ہے کہ ایک اونٹ کی شادی ہو رہی ہے۔ اونٹ باقاعدہ سہرا باندھ کر نہایت جوش و خروش کے ساتھ اپنی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہے۔

شعر نمبر:2

شتر کے گھر میں پیامِ بہار ہے سہرا
کبھی کبھی تو بڑا بے مہار ہے سہرا

حل لغت

شُتر: اونٹ۔ پیامِ بہار: بہار کا پیغام۔ بے مہار: آوارہ، قابو سے باہر

مفہوم: اونٹ کے گھر میں بہار کا پیغام آیا ہے لیکن اونٹ کبھی کبھی قابو سے باہر بھی ہو جاتا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

تشریح: اونٹ اپنی شادی سے بہت خوش ہے۔ یہ شادی اس کے لیے خوشیوں کا پیغام لے کر آئی ہے۔ ہر طرف خوشی کے شادیانے بج رہے ہیں۔ بہار ہی بہار ہے لیکن کہتے ہیں کہ اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی یہ اونٹ قابو سے باہر بھی ہو جاتا ہے۔ یہاں دلاور فگار نے لفظ ''مہار'' کو بڑی خوب صورتی سے بیان کیا ہے۔ مہار اس رسی کو کہتے ہیں جسے اونٹ کی ناک میں ڈال کر اسے قابو میں کیا جاتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ کبھی کبھی اونٹ اس رسی کو تڑوا لیتا ہے۔

شعر نمبر 3: میرے بنے کو مبارک یہ خوشگوار گھڑی
کہ سر کا درد بڑھا ناک میں نکیل پڑی

حلِ لغت

بنّا: دولھا۔ خوش گوار: خوشی سے بھرپور۔ گھڑی: ساعت، وقت۔ نکیل: اونٹ کے ناک میں ڈالنے والی رسی جس سے اسے قابو میں کیا جاتا ہے۔

مفہوم: میرے دولھے کو یہ خوشیوں بھری گھڑی مبارک ہو کہ اس کے ناک میں نکیل پڑ گئی ہے لیکن اس سے دردِ سر میں اضافہ ہو گیا ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میرے دولھے یعنی اونٹ کو اس کی شادی مبارک ہو۔ اس کی آوارگی کے دن ختم ہو گئے ہیں۔ اس کو قابو میں کر لیا گیا ہے۔ ان باتوں سے اس کے سر کے درد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ آہستہ آہستہ یہ درد پہلے سے کئی گنا بڑھ جائے گا۔ اب اونٹ اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اصل میں یہ پوری نظم ہی ایک تمثیلی نظم ہے۔ دلاور فگار اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ شادی سے انسان قابو میں آ جاتا ہے۔ اس کی اپنی مرضی کے ساتھ دوسروں کی مرضی بھی شامل ہو جاتی۔ یہاں ناک میں نکیل ڈالنے سے مراد اونٹ کا قابو میں آ جانا ہے۔

شعر نمبر 4: سمجھ لیا تھا جسے جانور سواری کا
وہ اونٹ بوجھ اٹھائے گا ذمہ داری کا

حل لغت

بوجھ: وزن۔ ذمہ داری: کسی کام کو اپنے ذمے لے کر صحیح طریقے سے پورا کرنا۔

مفہوم: جس جانور کو ہم سواری کا جانور سمجھ رہے تھے وہ اونٹ اب ذمہ داری کا بوجھ اٹھائے گا۔

تشریح: اونٹ سواری کا جانور ہے۔ اس کے علاوہ یہ بوجھ اٹھانے کے کام آتا ہے۔ شاعر بڑے طنزیہ انداز میں کہتا ہے کہ میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ اونٹ صرف اپنے جسم پر بوجھ لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتا ہے مگر اس اخباری خبر سے پتا چلتا ہے کہ اب اونٹ گھر داری کا بوجھ بھی اٹھائے گا۔ اس پر پورے گھر کی ذمہ داری کا بوجھ ہوگا۔ پرانے وقتوں میں اگر کوئی بچہ نالائق ہوتا تھا تو اس کے گھر والے کہتے تھے کہ اس کی شادی کر دو تاکہ اسے ذمہ داریوں کا احساس ہو کہ ایک گھر کی ذمہ داری کیا ہوتی ہے۔ اسی بات کو بنیاد بنا کر دلاور فگار کہتے ہیں کہ اب اونٹ ان ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھائے گا۔

شعر نمبر 5: میاں شُتر کو مبارک یہ رشتۂ شادی
اسی کو کہتے ہیں اُردو میں قیدِ آزادی

حل لغت

مبارک: باعثِ برکت۔ رشتۂ شادی: شادی کا بندھن۔ قیدِ آزادی: آزادی کا ختم ہونا

مفہوم: میاں اونٹ کو یہ شادی کا رشتہ مبارک ہو۔ اس کو ہی اردو میں آزادی کی قید کہتے ہیں۔

تشریح: دلاور فگار نے بڑے مزاحیہ انداز میں اونٹ کو مثال بنا کر کہا ہے کہ تمھیں یہ شادی کا رشتہ مبارک ہو۔ اصل میں اب تمھاری آزادی کے دن ختم ہو گئے ہیں۔ تمھیں اس رشتے کے بندھن میں باندھ دیا گیا ہے۔ اصل میں وہ کہنا

www.downloadclassnotes.com

چاہتے ہیں کہ جب ایک آدمی شادی کرتا ہے تو اس کی آزادی کے دن ختم ہو جاتے ہیں۔ دوست احباب سے ملنا جلنا کم ہو جاتا ہے۔ اسے ہر وقت اپنے گھر کا فکر رہتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرسکتا۔ شادی سے پہلے اسے جو آزادی حاصل ہوتی ہے اس پر پہرے لگ جاتے ہیں۔

شعر نمبر 6: میاں شُتر نئی گاڑی لیے سفر کو چلے
مجھے خوشی ہے کہ تم آ گئے پہاڑ تلے

حل لغت

اونٹ پہاڑ تلے آنا: اپنے سے زیادہ زبردست سے پالا پڑنا۔

مفہوم: میاں اونٹ نئی گاڑی میں سفر کو چلے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ آج اونٹ پہاڑ تلے آ گیا ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اونٹ شادی کروانے جا رہا ہے۔ فی الحال تو اونٹ بہت خوش ہے۔ وہ نئی گاڑی میں بیٹھ کر اپنی دُلھن بیاہنے جا رہا ہے۔ درحقیقت اس کا واسطہ اپنے سے زیادہ زورآور سے پڑنے جا رہا ہے۔ یہاں بھی دلاور فگار نے اونٹ کو بنیاد بنا کر نوجوانوں کو مخاطب کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آج کل بیوی شوہر سے زیادہ طاقت ور ہوتی ہے۔ وہ اپنی بات منوا ہی لیتی ہے۔ شادی کے بعد مرد کو اپنی من مانی کا موقع نہیں ملتا۔ اصل میں تو شادی دو خاندانوں کا ملاپ ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کی بات ماننے سے ہی یہ بندھن مضبوطی سے بندھا رہتا ہے۔ وہ تمثیلی انداز میں کہتے ہیں کہ اونٹ پہلے اپنی من مانی کرتا تھا مگر اب اسے بیوی کا پابند ہونا پڑے گا۔ اب اسے پتا چلے گا کہ کوئی مجھ سے بھی زیادہ زبردست ہے۔

شعر نمبر 7: مجھے بیاہ کی تصویر بھیج دیں جھٹ پٹ
یہ دیکھنا ہے کہ بیٹھے ہیں آپ کس کروٹ

حل لغت

بیاہ: شادی۔ جھٹ پٹ: فوراً، اسی وقت۔ دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے: دیکھیے اس معاملے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

مفہوم: مجھے اس شادی کی تصویر جلد از جلد بھیج دیں تاکہ میں دیکھوں کہ اس شادی کا کیا انجام ہوا ہے۔

تشریح: آخر میں دلاور فگار کہتے ہیں کہ آج سے پہلے کبھی ایسی انہونی بات نہیں ہوئی کہ کسی اونٹ کی شادی ہوئی ہو، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس شادی سے پوری طرح واقفیت ہو۔ مجھے اس شادی کے موقع پر لی گئی اونٹ کی تصویر بھیج دی جائے تاکہ میں دیکھوں کہ اونٹ کی شادی کس انجام سے دو چار ہوئی ہے۔ یہاں دلاور فگار نے محاورے کو بڑی خوب صورتی سے استعمال کیا ہے۔ محاورہ ہے ''دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔'' اس محاورے کا مفہوم یہ ہے کہ اب پتا چلے گا کہ اس معاملے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ ایسا معاملہ جس کے انجام کا پتا نہ ہو بلکہ اس کے بارے میں صرف قیاس ہی کیا جا سکتا ہو۔ شاعر کہتا ہے کہ چونکہ پہلے کبھی کسی اونٹ کی شادی نہیں ہوئی اس لیے میں اس معاملے کے انجام کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے مجھے اونٹ کی شادی کی تصویر بھیج دیں۔

تبصرہ

دلاور فگار ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ انھیں موضوع پر پوری گرفت حاصل ہے۔ انھوں نے تمثیلی انداز میں اونٹ کی شادی کا ذکر کر کے ہمارے معاشرے پر گہرا طنز کیا ہے۔ مثالیں بھی خوب ہیں۔ محاورات کا استعمال بھی برموقع ہے جس نے نظم میں بڑی موزونیت پیدا کر دی ہے۔ آسان الفاظ میں بڑی گہری باتیں کی ہیں جنھیں پڑھ کر ہنسی بھی آتی ہے اور ان میں چھپا ہوا طنز نشتر کا کام بھی کرتا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

حل مشقی سوالات

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے:

(الف) نظم میں شاعر نے "نیا گل کھلانے" کا ذکر کر کے کس طرف اشارہ کیا ہے؟

جواب: شاعر نے اخبار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اخبار نے ایک انہونی اور عجیب و غریب خبر شائع کی ہے کہ ایک اونٹ کی شادی ہے۔

(ب) نکیل پڑنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: نکیل پڑنے سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ اب اونٹ قابو میں آ گیا ہے۔

(ج) شاعر نے سر کا درد بڑھنے کی وجہ کیا بتائی ہے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ اونٹ کو نکیل پڑنے سے اس کے سر کا درد بڑھ گیا ہے۔

(د) نظم کے آخر میں شاعر نے کس ضرب المثل کی طرف اشارہ کیا ہے؟

جواب: نظم کے آخر میں شاعر نے اس ضرب المثل کی طرف اشارہ کیا ہے کہ "دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"، یعنی اس انہونی شادی کا کیا انجام ہوتا ہے۔

۲- نظم "اونٹ کی شادی" کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

(الف) نظم "اونٹ کی شادی" شاعر نے لکھی ہے:

(i) سید ضمیر جعفری (ii) سید محمد جعفری
(iii) دلاور فگار (iv) محمود سرحدی

(ب) نظم کے پہلے مصرعے میں آج کے پرچے سے مراد ہے:

(i) آج کا اخبار (ii) رسالہ
(iii) امتحانی پرچہ (iv) پولیس کا پرچہ (FIR)

(ج) کھلانا کا مطلب ہے:

(i) پھول کھلنا (ii) عجیب و غریب کام کرنا
(iii) نئی بات کہنا (iv) انکشاف کرنا

www.downloadclassnotes.com

(د) شتر کے گھر میں کیا آیا ہے؟

(i) ہوا کا جھونکا (ii) خوش کن پیغام

(iii) پیامِ بہار (iv) ایک اور اونٹ

(ہ) اُردو میں قیدِ آزادی کسے کہتے ہیں:

(i) قید بامشقت کو (ii) شادی خانہ آبادی کو

(iii) جرم کی سزا کو (iv) آزادی کے خاتمے کو

(الف)	(iii)	(ب)	(i)	(ج)	(iv)	(د)	(iii)	(ہ)	(ii)

3- نظم کا متن ذہن میں رکھ کے حسبِ ذیل مصرے مکمل کریں:

(الف) کہ سہرا باندھ کے ایک اونٹ بلبلایا ہے

(ب) کہ سر کا درد بڑھا ناک میں نکیل پڑی

(ج) اسی کو کہتے ہیں اُردو میں قیدِ آزادی

(د) مجھے خوشی ہے کہ تم آ گئے پہاڑ تلے

(ہ) مجھے بیاہ کی تصویر بھیج دیں جھٹ پٹ

4- درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ کریں:

بلبلانا، خوش گوار، نکیل، شتر، کروٹ۔

جواب: بُلبُلَانَا، خُوش گوَار، نَکِیل، شُتُر، کَرْوَٹ۔

5- نظم کے قوافی ترتیب سے لکھیں۔

کھلایا بلبلایا، پیغامِ بہار، بے مہار، گھڑی، پڑی، سواری، ذمہ داری، رشتۂ شادی، قیدِ آزادی، چلے، تلے، جھٹ پٹ کروٹ

6- درج ذیل کا مفہوم واضح کیجیے:

گل کھلانا، بے مہار، نکیل پڑنا، قیدِ آزادی، کسی کروٹ بیٹھنا

الفاظ	مفہوم
گل کھلانا	کوئی نئی بات ہونا، خلافِ معمول کوئی عمل ہونا۔ آفت لانا، عجیب وغریب کام کرنا، فساد کھڑا کرنا، الزام دینا

www.downloadclassnotes.com

بے مہار	آوارہ ہونا، قابو میں نہ رہنا
نکیل پڑنا	قابو میں آنا، بے بس ہونا، آزادی ختم ہو جانا
قید آزادی	آزادی کی قید، مراد آزاد ہوتے ہوئے بھی کسی دوسرے کا پابند ہونا
کسی کروٹ بیٹھنا	معاملے کو سلجھانا، معاملے کو انجام تک پہنچانا

4- نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے خلاصہ

سرگرمیاں

1- لائبریری سے دلاور فگار کی کوئی ایک کتاب (ستم ظریفاں، شامتِ اعمال، مطلع عرض ہے یا کلیاتِ دلاور فگار) لے کر مطالعہ کریں اور اپنی پسند کے اشعار اپنی کاپی میں درج کریں۔

جواب: مجھے دلاور فگار کی یہ مزاحیہ نظم زیادہ پسند آئی ہے جو ان کی کتاب مطلع عرض ہے سے لی گئی ہے۔

دلاور فگار کی نظم **"گھروں کے نام"**

اس کراچی میں جہاں طاقت ہے مال و زر کا نام
ایک صاحب نے قفس رکھا ہے اپنے گھر کا نام
یہ نہیں معلوم اس پنجرے میں کون آباد ہے
اس کے بلبل کیسے ہیں، کس قسم کا صیاد ہے
اس قفس کے پنچھیوں کے پر بندھے ہیں یا کھلے
اس میں کتنی بلبلیں ہیں اور کتنے بلبلے
اس مکاں کے شاعرانہ نام سے قطع نظر
نام ہو گھر کا تو ایسا ہو جو کر لے دل میں گھر
متفق ہیں گھر کے ایسے نام پر اہلِ زباں
خانۂ زنجیر، چڑیا گھر، کرایے کا مکاں

نام گھر کے یہ بھی رکھ سکتے ہیں ارباب نشاط
مقبرہ، مرقد، عدم آباد، مرگھٹ، پل صراط
نام گھر کے سیکڑوں جیسے چراغ رہگزر
خانۂ ویراں، حریم ناز، خالہ جی کا گھر

2- ہر طالب علم اپنی مرضی سے کوئی مزاحیہ تحریر یا اشعار لکھے اور ساتھیوں کو سنائے۔

جواب: مجھے پروفیسر ایاز اصغر شاہین کی نظم ''میں بھی اور بکرا بھی'' بہت زیادہ پسند ہے۔ اسے میں اپنی ڈائری میں لکھ رہا ہوں اور آئندہ جمعے کو اپنے ٹیوٹوریل گروپ میں اپنے دوستوں کو بھی سناؤں گا۔ یہ نظم ٹی وی پر بھی سنائی جا چکی ہے۔

میں بھی اور بکرا بھی

ہیں دونوں صاحبِ ایمان ' میں بھی اور بکرا بھی
کہ ہوں گے عید پر قربان ' میں بھی اور بکرا بھی
مجھے کمبخت نے رسّی چھڑا کر خوب دوڑایا
ہوئے ہیں بے طرح ہلکان ' میں بھی اور بکرا بھی
تھی ضد بیگم کی لے آؤ ' فریزر تم بھی قسطوں پر
بنیں گے قید کا سامان ' میں بھی اور بکرا بھی
ہوئی ہے جیب کی ساری رقم صَرفِ خریداری
بکے ہیں برسرِ میدان ' میں بھی اور بکرا بھی
وہ چاٹے مغز ''ممیں میں'' سے ' تو میں اس شعر گوئی سے
ہوئے ہیں صاحبِ دیوان ' میں بھی اور بکرا بھی
سنا ہے آئیں گے وہ بھی یقیناً عیدِ قرباں پر
کریں گے پیش پھر دل ' جان ' میں بھی اور بکرا بھی
ذبیحِ عشق ہے وہ ' اور میں کشتہ محبت کا
ہیں رکھتے ایک سی ہم شان ' میں بھی اور بکرا بھی
اڑائی ران اک ' قصاب ' نے پائے ' بھی پیسے ' بھی
بنے ہیں جبر کی پہچان ' میں بھی اور بکرا بھی

چلو کچھ دیر تو شاہیں باہم گفتگو ہو گی

ہے میری نظم کا عنوان ، میں بھی اور بکرا بھی

اساتذہ کرام کے لیے

1- طلبہ پر طنز اور مزاح کا فرق واضح کریں

جواب: **طنز و مزاح**

طنز و مزاح سنجیدگی کے ساتھ ساتھ زندگی کا اہم پہلو ہے۔ زندگی کو توازن میں رکھنے میں اس کا بڑا حصہ ہے۔ اگر ہنسی مزاح میں سلیقہ مندی، شائستگی، مہذبانہ انداز، غور و فکر اور ذکاوت کا عنصر موجود نہ ہو تو وہ شستہ مزاح کی بجائے پھکڑ پن اور ٹھٹھول بن جاتا ہے۔ ایک اچھے مزاح نگار کی یہ خوبی ہے کہ اس کی تحریروں میں شائستگی کا عنصر کارفرما ہو۔ مزاح میں زندگی کی ناہمواریوں پر ہمدردانہ نظر ڈالی جاتی ہے۔ مزاح نگار مزاح پیدا کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کرتا ہے۔ دوسری طرف طنز میں نفرت کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ طنز معاشرتی یا اجتماعی فائدے کے لیے ہو تو گوارا ہوتا ہے لیکن شخصی ہوجائے تو مذموم اور نامقبول ٹھہرے گا۔ مزاح نگاری کے میدان میں غالب کے خطوط کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ انھوں نے اپنے خطوط کے ذریعے سے ہلکا پھلکا مزاح پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ طنز و مزاح میں پطرس بخاری اور فرحت اللہ بیگ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ طنز و مزاح میں نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- سلیقہ مندی 2- ذکاوت 3- غور و فکر 4- مہذبانہ انداز 5- شائستگی

اردو کے چند مزاح نگار درج ذیل ہیں

-1	احمد شاہ پطرس بخاری	مضامین پطرس
-2	فرحت اللہ بیگ	مضامین فرحت
-3	شفیق الرحمان	مزید حماقتیں
-4	مشتاق احمد یوسفی	چراغ تلے
-5	ابن انشا	کیا واقعی دنیا گول ہے؟
-6	کرنل محمد خاں	بجنگ آمد

www.downloadclassnotes.com

-2 دلاور فگار کے مزاح کی فنی خوبیاں طلبہ کو بتائیں۔

جواب: دلاور فگار ایک منفرد مزاح نگار ہیں۔ وہ واقعاتی مزاح پیش کر کے ایک ایسا نقشہ کھینچتے ہیں کہ پڑھنے والا بے اختیار مسکرا اٹھتا ہے۔ وہ طنز کے تیز تیر کو مزاح کی چاشنی میں ڈبو کر استعمال کرتے ہیں کہ مزاح ہی مزاح میں معاشرے کے ڈھکے چھپے ناسور کی جراحی ہو جاتی ہے۔ سمجھنے والا لطف اٹھانے کے ساتھ ساتھ اس میں موجود طنز کی گہرائی تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ یہی چیز انھیں صفِ اول کے مزاح نگار کے دوش بدوش کھڑا کر دیتی ہے۔

دلاور فگار نے زیادہ تر کراچی کے حالات پر قلم اٹھایا ہے لیکن ایسا لگتا ہے جیسے ان کی آواز پورے پاکستان کی آواز ہو۔ دوسرے مزاح لکھنے والوں کی طرح دلاور فگار نے مختلف واقعات کو منظوم کر کے ان میں ادبی چاشنی بھر دی ہے۔

-3 طلبہ پر واضح کیا جائے کہ فطرت اور معمول سے ہٹی ہوئی صورتِ حال ہماری ہنسی کو تحریک دیتی ہے۔ یہ صورتِ حال مزاحیہ کہلاتی ہے۔

جواب: دیکھیے برائے اساتذہ نمبر 1

-4 طلبہ کو بتایا جائے کہ مزاح نگار کیسے (صورتِ واقعہ اور الفاظ وغیرہ سے) مزاح پیدا کرتا ہے۔

جواب: دیکھیے برائے اساتذہ نمبر 1

-5 طلبہ کو بتایا جائے کہ مزاح نگاری الگ سے صنفِ ادب نہیں بلکہ کسی بھی صنف میں مزاح لکھا جا سکتا ہے۔

جواب: مزاح نگار اپنے الفاظ سے عبارت یا نظم میں مزاح پیدا کرتا ہے۔ مزاح کسی بھی صنفِ سخن میں لکھا جا سکتا ہے۔ نظم ہو یا غزل، یا پھر نثر کسی بھی صنف میں مزاح نگار اپنے مشاہدات کی مدد سے مزاح پیش کر سکتا ہے۔ شاعری میں مزاح کے لیے نہ تو خاص بحر کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی خاص صنف کی۔ بہت سے مزاح نگاروں نے نظم، غزل، رباعی وغیرہ میں مزاح پیش کیا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

جن کو انگریز کا قانون ہو ازبر ان سے
اور سب پوچھ مگر شرع کے احکام نہ پوچھ
ریڈیو میں بھی جو قرآں کی تلاوت نہ سنیں
ان مسلمانوں کی اولاد کا اسلام نہ پوچھ

☆☆☆

سید ضمیر جعفری

اسی میں ملت بیضا سما جا، کود جا، بھر جا
تری قسمت میں لکھا جا چکا ہے تیسرا درجا
نہ گنجائش کو دیکھ اس میں نہ تو مردم شماری کر
لنگوٹی کس، خدا کا نام لے، گھس جا سواری کر
عبث گننے کی یہ کوشش کہ ہیں کتنے نفوس اس میں
کہ نکلے گا بہر عنوان تیرا بھی جلوس اس میں
وہ کھڑکی سے کسی نے مورچہ بندوں کو للکارا
پھر اپنے سر کا گٹھر دوسروں کے سر پہ دے مارا
کسی نے دوسری کھڑکی سے جب دیکھا یہ نظارا
زمین پر آرہا "دھم" سے کوئی تاج سردارا
یہ سارے کھیت کے گنے کتنا لایا ہے ڈبے میں
وہ گھر کی چارپائی تک اٹھا لایا ہے ڈبے میں
کھڑے حقے مع مینار آتش دان تو دیکھو
یہ قوم بے سر و سامان کا سامان تو دیکھو
صراحی سے گھڑا، روٹی سے دستر خوان لڑتا
مسافر خود نہیں لڑتا مگر سامان لڑتا ہے

www.downloadclassnotes.com

برائے جماعت دہم

6- طلبہ کو چند دیگر مزاح نگار شعرا (سید محمد جعفری، محمود سرحدی، سید ضمیر جعفری، انور مسعود، نیاز سواتی وغیرہ) کا کلام سنایا جائے۔

مزاح نگاروں کا کلام

جواب:

سید محمد جعفری

ایبسٹریکٹ آرٹ کی دیکھی تھی نمائش میں نے
کی تھی از راہِ مروت بھی ستائش میں نے
آج تک دونوں گناہوں کی سزا پاتا ہوں
لوگ کہتے ہیں کہ کیا دیکھا تو شرماتا ہوں
ایک تصویر کو دیکھا جو کمالِ فن تھی
بھینس کے جسم پہ اک اونٹ کی سی گردن تھی
ٹانگ کھینچی تھی کہ مسواک جسے کہتے ہیں
ناک وہ ناک خطرناک جسے کہتے ہیں
ایک تصویر کو دیکھا کہ یہ کیا رکھا ہے
ورقِ صاف پہ رنگوں کو گرا رکھا ہے
اس نمائش میں جو اطفال چلے آتے تھے
ڈر کے ماؤں کے کلیجے سے لپٹ جاتے تھے
میں نے یہ کام کیا، سخت سزا پانے کا
یہ نمائش نہ تھی اک خواب تھا دیوانے کا

محمود سرحدی

نوکری کے لیے اخبار کے اعلان نہ پڑھ
جان پہچان کی باتیں ہیں، کہا مان، نہ پڑھ
جن کو ملنی ہو، انھیں پہلے ہی مل جاتی ہے
بس دکھاوے ہی کے ہوتے ہیں یہ فرمان نہ پڑھ

☆☆☆

www.downloadclassnotes.com

انور مسعود

کتاب سے ہے عزیزوں کا رابطہ قائم
وہ اس سے اب بھی بہت فائدہ اٹھاتے ہیں
کبھی کلاس میں آتے تھے ساتھ لے کے اسے
اب امتحان کے کمرے میں لے کے جاتے ہیں

☆☆☆

جو چوٹ بھی لگی ہے وہ پہلے سے بڑھ کے تھی
ہر ضرب کربناک پہ میں تلملا اٹھا
پانی کا سوئی گیس کا بجلی کا فون کا
بل اتنے مل گئے ہیں کہ میں بلبلا اٹھا

☆☆☆

آپ بے جرم یقیناً ہیں مگر یہ فدوی
آج اس کام پہ مامور بھی مجبور بھی ہے
عید کا روز ہے کچھ آپ کو دینا ہو گا
رسم دنیا بھی ہے موقع بھی ہے دستور بھی ہے

نیاز سواتی

کھانے کو مل رہا ہے جو کھانا خراب ہے
اس واسطے تو حال تمہارا خراب ہے
ہر اہلیہ کی خُو ہے کہ شوہر سے یہ کہے
بازار سے جو لائے ہو سودا خراب ہے
کہتے ہیں جب گوالے سے "پتلا ہے دودھ کیوں"
کہتا ہے ہم سے بھینس کا چارہ خراب ہے

www.downloadclassnotes.com

وہ کھا گیا ہے میرے بھی حصے کی سب غذا
اور یہ بھی کہہ رہا ہے کہ معدہ خراب ہے

کرنے لگا علاج مرا جب سے ڈاکٹر
پہلے سے میرا حال زیادہ خراب ہے

ہر چند حال ہی میں بنایا گیا ہے وہ
پھر بھی ہمارے گاؤں کا رستہ خراب ہے

ایسا کوئی نہیں جو کہے میں ہوں خود خراب
ہر شخص کہہ رہا ہے زمانہ خراب ہے

دو ایک ہی مشین کے پُرزے نہیں خراب
اب تو نیازؔ آوے کا آوا خراب ہے

اہم معروضی سوالات

سبق کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں۔

(الف) آج سہرا باندھ کر آیا ہے:

(i) گھوڑا (ii) گدھا
(iii) اونٹ (iv) شیر

(ب) کبھی کبھی بڑا بے مہار ہے:

(i) اونٹ (ii) سہرا
(iii) ہار (iv) مالک

(ج) سر کا درد بڑھا اور ناک میں:

(i) خون آیا (ii) زخم آیا
(iii) درد ہوا (iv) نکیل پڑی

www.downloadclassnotes.com

(د) اونٹ اب بوجھ اٹھائے گا:

(i) بہت کم (ii) ذمہ داری کا
(iii) غیروں کا (iv) بہت زیادہ

(ہ) اب اصل میں اونٹ آیا ہے:

(i) گلی میں (ii) سایے میں
(iii) جنگل میں (iv) پہاڑ تلے

(و) مجھے جھٹ پٹ بھیج دیں:

(i) اونٹ کا نکاح نامہ (ii) دعوت نامہ
(iii) بیاہ کی تصویر (iv) اونٹ کی تصویر

(ز) دیکھیے اونٹ بیٹھتا ہے:

(i) کس کروٹ (ii) کس دن
(iii) کس کے گھر (iv) کس وقت

(ح) ''اونٹ کی شادی'' نظم لکھی ہے:

(i) مرزا محمود سرحدی نے (ii) دلاور فگار نے
(iii) سید ضمیر جعفری نے (iv) انور مسعود نے

جواب

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(iii)	(ب)	(ii)	(ج)	(iv)	(د)	(ii)
(ہ)	(iv)	(و)	(iii)	(ز)	(i)	(ح)	(ii)

www.downloadclassnotes.com